ادبیات

غزل

جناب آلم مظفرنگری

لے کے آئی ہے مجھے عالم امکاں کے قریب
وہ خلش جو کہ ازل میں تھی رگِ جاں کے قریب

بخیہ گر تجھ کو نظر آئے یہ ممکن ہی نہیں
اور بھی چاک ہے اک چاکِ گریباں کے قریب

دیکھ قیدی وفا ضبطِ فغاں کی تاثیر
آ گئے کھنچ کے دو عالم ترے زنداں کے قریب

ہے حقیقت میں یہ اک موج تہِ موجِ رواں
ناخدا کوئی بھی ساحل نہیں طوفاں کے قریب

جس میں ملتی ہیں پناہیں حرم و دیر کو بھی
ایک ایسی بھی ہے منزل دلِ انساں کے قریب

زیرِ تنظیم نظر آئیں گے لاکھوں عالم
جا کے دیکھے کوئی ذراتِ پریشاں کے قریب

خود بخود منکشف ہوجائیگا رازِ ہستی
کوئی آئے تو سہی منزلِ عرفاں کے قریب

شرح کرتا ہے مقاماتِ جنوں کی اب بھی
وہ جو سجدے کا نشاں ہے درِ زنداں کے قریب

اُن کی نظروں میں بھی ہے دیکھ رہا ہوں میں بھی
کوئی شے خون میں ڈوبی ہوئی پیکاں کے قریب

اے آلم تم بھی سنا دو غزلِ تازہ کوئی
کس لئے بیٹھے ہو چپ بزمِ سخنداں کے قریب